"لیلۃ القدر کی تلاش"

اہم ہدایات:

از: عائشہ أمۃ النور بنت جمیل الدین

"لیلۃ القدر کی تلاش": اہم ہدایات:

الحمد لله وحده والصلاه والسلام على من لا نبي بعده،ربي يسر وأعن!

تمہید:

ہم پر اللہ سبحانہ وتعالی کی بے شمار نعمتیں اور احسانات ہیں، اُنہیں میں سے ایک اللہ رب العزت اس ماہ مبارک رمضان کے ذریعے اپنے بندوں کو کئی ساری سعادتوں سے نوازتا ہے، اس کے مناقب و فضائل سے تقریبا ہر مسلمان واقف ہے، اسی مبارک مہینہ میں ایک مبارک رات بھی ہے جس کو ہم "لیلۃ القدر" کے نام سے جانتے ہیں۔

لیلۃ القدر کی فضیلت:

"لیلۃ القدر" یہ وہ رات ہے جو تمام راتوں سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس بابرکت رات کو "اللیلۃ المبارکۃ" سے تعبیر کیا ہے یعنی مبارک رات، یہ مبارک رات مبارک مہینہ (رمضان) میں، نیز مبارک نبی کی اُمت کو عطا کی گئی ہے، اسی مبارک رات میں مبارک و بابرکت کتاب یعنی قرآن مجید کا نزول ہوا، یہ رات ہزار مہینوں سے افضل ہے، اس رات میں اہم امور کے فیصلے کیے جاتے ہیں، نیز اس رات میں اللہ تعالیٰ کی بابرکت مخلوق یعنی فرشتے حتیٰ کہ جبریل امین علیہ السلام آسمانی دنیا پر نازل ہوتے ہیں۔ الغرض یہ رات سراسر سلامتی والی ہے۔ اس رات کی فضیلت کو سمجھنے کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اس نام پر ایک مستقل سورۃ ہی نازل فرمادی۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ،سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ

الْفَجْرِ﴾[1]

"ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے، آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے ؟، شب قدر ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور جبرئیل اپنے رب کے حکم سے ہر حکم لے کر نازل ہوتے ہیں، وہ سلامتی والی رات طلوع فجر تک ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ﴾[2]

" ہم نے اس (قرآن) کو ایک بڑی خیر وبرکت والی رات میں نازل کیا ہے کیونکہ ہم لوگوں کو متنبہ کرنا چاہتے تھے۔"

بابرکت رات ﴿لَيْلَةٌ مُبَارَكَةٌ﴾ سے مراد شب قدر [لَيْلَةُ الْقَدْرِ] ہے۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر صراحت ہے ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾[3] "رمضان کے مہینے میں قرآن نازل کیا گیا" ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾[4] "ہم نے یہ قرآن شب قدر میں نازل فرمایا"۔ یہ شب قدر رمضان کے عشرۂ اخیر کی طاق راتوں میں سے ہی کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ یہاں قدر کی اس رات کو بابرکت رات قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بابرکت ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ ایک تو اس میں قرآن کا نزول ہوا۔ دوسرے، اس میں فرشتوں اور روح الامین کا نزول ہوتا ہے۔ تیسرے اس میں سارے سال میں ہونے والے واقعات کا فیصلہ کیا جاتا ہے، (جیسا کہ آگے آرہا ہے) چوتھے، اس رات کی عبادت ہزار مہینے (یعنی ۸۳ سال ۴ ماہ) کی عبادت سے بہتر ہے شب

١ـ سورة القدر : ١-٥
٢ـ سورة الدخان : ٣
٣ـ سورة البقرة : ١٨٥
٤ـ سورة القدر : ١

قدر یا لیلۂ مبارکہ میں قرآن کے نزول کا مطلب یہ ہے کہ اسی رات سے نبی (ﷺ) پر قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ یعنی پہلے پہل اسی رات آپ پر قرآن نازل ہوا۔ یا یہ مطلب ہے کہ لوح محفوظ سے اسی رات قرآن بیت العزت میں اتارا گیا جو آسمان دنیا پر ہے۔ پھر وہاں سے حسب ضرورت و مصلحت ۲۳ سالوں تک مختلف اوقات میں نبی (ﷺ) پر اتر تا رہا۔ بعض لوگوں نے لیلۂ مبارکہ سے شعبان کی پندرھویں رات مراد لی ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے، جب قرآن کی نص صریح سے قرآن کا نزول شب قدر میں ثابت ہے تو اس سے شب براءت مراد لینا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ علاوہ ازیں شب براءت (شعبان کی پندرھویں رات) کی بابت جتنی بھی روایات آتی ہیں، جن میں اس کی فضیلت کا بیان ہے یا ان میں اسے فیصلے کی رات کہا گیا ہے، تو یہ سب روایات سنداً ضعیف ہیں۔ یہ قرآن کی نص صریح کا مقابلہ کس طرح کر سکتی ہیں؟[۵]

نبی کریم ﷺ فرمایا:

" مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. "[۶]

"جو کوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ہوگا اس کے تمام اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر کیوں کہا جاتا ہے؟:

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ﴾[۷] "ہم نے اس قرآن کو شب قدر

۵۔ تفسیر احسن البیان : مذکورہ آیت کی تفسیر
٦۔ متفق عليه، واللفظ للبخاري : ۱۹۰۱
۷۔ سورة القدر : ۱

میں نازل کیا ہے"۔

اِس آیت کی تفسیر میں امام قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ اس سلسلے میں مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیلۃ القدر سے مراد لیلۃ الحکم ہے۔ یعنی "تقدیر والی رات"، اس رات کو تقدیر والی رات اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی اس رات میں اگلے سال کے امور و معاملات کو مقدر کرتا ہے مثلا: زندگی، موت، رزق وغیرہ۔ اور ان معاملات کو مدبرات الامور کے حوالے کیا جاتا ہے یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت علیہ السلام۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس رات "ام الکتاب" سے جو کچھ اگلے سال ہونے والے امور ہیں مثلا: رزق، بارش، حیات اور موت، حتی کہ حاجی کا نام بھی لکھا جاتا ہے کہ اگلے سال کون حج کرنے والا ہے۔

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیلۃ القدر میں بیت اللہ کا حج کرنے والے کا نام اور ان کے باپ دادا کا نام بھی لکھا جاتا ہے (جو اگلے سال حج کرنے والے ہیں)، اس فہرست سے نہ کسی کا نام گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔

اور کہا جاتا ہے: اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس رات میں ہونے والی اطاعات وعبادات کی بڑی قدر و منزلت، اور بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔

اور کہا جاتا ہے: اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسی رات میں ذی قدر کتاب (قرآن)، ذی قدر رسول اور ذی قدر اُمت پر نازل کی گئی۔

اور کہا جاتا ہے: اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں قدر و منزلت والے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

اور کہا جاتا ہے: اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اس رات میں خیر، برکت اور مغفرت نازل کرتے ہیں۔

سہل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی اس میں مومنین پر رحمت کو مقدر کرتے ہیں۔

اور خلیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے چونکہ اس رات میں زمین فرشتوں کی کثرت سے تنگ ہو جاتی ہے۔(یعنی قدر ضیق کے معنی میں ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ﴾ [٨] "جس پر رزق تنگ کر دیا گیا ہو۔" [٩]

لیلۃ القدر کا وجود:

قرآنِ مجید، آثارِ حدیث نیز تمام علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں پوشیدہ ہے۔ اس سلسلے میں کئی صحیح احادیث موجود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" إِنَّ هذا الشهرَ قدْ حضَرَكُمْ، وَفيهِ ليلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شهْرٍ، مَنْ حُرِمَها فَقَدْ حُرِمَ الخيرَ كُلَّهُ، ولَا يُحْرَمُ خيرَها إلَّا محرومٌ " [١٠]

"تمہارے پاس یہ مہینہ آ گیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے افضل ہے۔ جو اس رات (کا ثواب حاصل کرنے) سے محروم رہا، وہ ہر بھلائی سے محروم ہے۔ اس کے خیر سے وہی محروم رہتا ہے جو واقعی محروم ہے۔"

٨۔ سورة الطلاق : ٧

٩۔ تفسير القرطبي : مذکورہ آیت کی تفسیر

١٠۔ سنن ابن ماجه : ١٦٤٤، خلاصة الحكم : حسن صحيح

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

" كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في العشر الاواخر من رمضان، ويقول:" تحروا ليلة القدر في العشر الاواخر من رمضان۔ "[11]

"نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے اور فرماتے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔"

ليلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت:

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:**" اعتكفنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشر الاوسط من رمضان، فقال:" إني اريت ليلة القدر فانسيتها، فالتمسوها في العشر الاواخر في الوتر۔"**[12]

"ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے شب قدر خواب میں دکھائی گئی لیکن پھر مجھ سے بھلا دی گئی، لہٰذا تم اسے رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ڈھونڈھو۔"

- اگر لیلۃ القدر کو مخفی نہ رکھا جاتا تو عمل کی راہ مسدود ہو جاتی اور اسی رات کی عبادت پر اکتفا کر لیا جاتا۔ ذوقِ عبادت میں دوام کی خاطر اس کو آشکار نہیں کیا گیا۔
- اگر مجبوری کی وجہ سے کسی انسان کی وہ رات فوت جاتی تو شاید اس صدمے کا ازالہ ممکن نہ ہوتا۔
- اللہ تعالیٰ کو بندوں کا رات کے اوقات میں جاگنا بے حد محبوب ہے۔ لیلۃ القدر کا تعین

١١۔ صحيح البخاری : ٢٠٢٠

١٢۔ سنن ابن ماجه : ١٧٦٦، صححه الألباني رحمه الله

اس لئے نہیں فرمایا تاکہ بندے اس ایک رات کی تلاش میں پورا آخری عشرہ میں جاگ کر اپنے رب کو منا سکیں۔

- عدم تعیین کی ایک وجہ سے گناہگاروں پر شفقت بھی ہے، کیونکہ اگر علم کے باوجود اس میں گناہ سرزد ہوتا تو اس سے لیلۃ القدر کی عظمت مجروح کرنے کا جرم بھی لازم آتا۔ وغیرہ۔[13]

لیلۃ القدر کی تلاش:

مذکورہ دلائل سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ یہ رات کتنی افضل اور فضیلتوں والی ہے، نیز ہر مسلمان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ کسی بھی طرح اس رات کو پالے۔ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس رات کو پانے کے لیے ہماری رہنمائی کی گئی ہے، اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ اکثر لوگ اس رات کو آخری عشرہ کی صرف طاق راتوں میں تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ لیلۃ القدر آخری عشرے کی جفت راتوں میں بھی ہو سکتی ہے اس پر صحیح احادیث موجود ہیں جس سے اکثر لوگ ناواقف ہیں!! اور اپنی نادانی کی وجہ سے اس رات کی خیر و برکات سے محروم ہو جاتے ہیں۔(نسأل الله السلامة)

لیلۃ القدر طاق راتوں میں:

نبی کریم ﷺ کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ "[14]

۱۳۔ ویب سائیٹ : شہرِ اعتکاف

۱٤۔ صحیح البخاری : ۲۰۱۵

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں۔اس لیے جسے اس کی تلاش ہو وہ اسی ہفتہ کی آخری (طاق) راتوں میں تلاش کرے۔"

نوٹ:"آخری عشرہ کی طاق راتیں ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ مراد ہیں۔"

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِفِي الْوِتْرِمِنْ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِمِنْ رَمَضَانَ "[۱۵]

"شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو"

لیلۃ القدر جفت راتوں میں:

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِفِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى۔ "[۱۶]

"شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں۔"

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے پاس شب قدر کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: جس چیز کی وجہ سے میں اسے صرف آخری عشرے ہی میں تلاش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی ہے، میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے:" فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي ثَلَاثِ أَوَاخِرِ لَيْلَةٍ"[۱۷]

۱۵۔ صحیح البخاری : ۲۰۱۷
۱۶۔ صحیح البخاری : ۲۰۲۱
۱۷۔ سنن ترمذی : ۷۹٤، حکم الحدیث : صحیح

" تلاش کرو جب (مہینہ پورا ہونے میں) نو دن باقی رہ جائیں، یا جب سات دن باقی رہ جائیں، یا جب پانچ دن رہ جائیں، یا جب تین دن رہ جائیں۔"

اہم وضاحت: مذکورہ روایات میں لیلۃ القدر کو ماہِ رمضان کے آخری نو، سات، پانچ، تین راتوں میں تلاش کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر ماہ رمضان کے آخری عشرے کی کسی رات میں موجود ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

" لیلۃ القدر در حقیقت ماہ رمضان کے آخری عشرے ہی میں کسی رات میں واقع ہوتی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے **(هي في العشر الأواخر من رمضان)**[۱۸] لیلۃ القدر کبھی آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہو سکتی ہے اس اعتبار سے اس رات کو ۲۱,۲۳, ۲۵,۲۷, اور ۲۹ ویں رات میں تلاش کی جائے، اور لیلۃ القدر اس کے علاوہ کی راتوں میں بھی ہو سکتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فرمان کے مطابق **(لتاسعة تبقى، لسابعة تبقى، لخامسة تبقى، لثلاثة تبقى)**[۱۹] اس حدیث کے مطابق اگر مہینہ ۳۰ دن کا ہو تو لیلۃ القدر جفت راتوں میں ہو سکتی ہے، یعنی ۲۲, ۲۴, ۲۶, ۲۸, اور ۳۰ ویں رات۔ اسی طرح ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے صحیح حدیث میں تشریح کی ہے، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا آخری عشرہ میں قیام کیا ہے۔ اور اگر مہینہ ۲۹ دن کا ہو تو لیلۃ القدر طاق راتوں میں ہو سکتی ہے (یعنی ۲۱, ۲۳, ۲۵, ۲۷, اور ۲۹ ویں رات)۔ جب معاملہ اس طرح ہے تو ایک مؤمن کو چاہئے کہ وہ

۱۸۔ صحیح البخاری: ۲۰۳۵
۱۹۔ صحیح البخاری: ۲۰۲۱

پورے آخری عشرے کی راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)[20]

"رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔"[21]

نوٹ: مہینہ ۳۰ دن کا ہوتا ہے یا ۲۹ دن کا۔ یہ تو مہینہ گزرنے پر ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ اسی لئے لیلۃ القدر کو پورے آخری عشرے کی راتوں میں تلاش کرنی چاہیے۔

اشکال: اس وضاحت سے ان لوگوں کا شک بھی دور ہو جاتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ مختلف ممالک میں لیلۃ القدر دو مختلف راتوں میں کیسے ہو سکتی ہے جبکہ لیلۃ القدر ایک ہی ہوتی ہے؟

جواب: مثلاً: ہندستان میں اتوار (۲۱) کی رات لیلۃ القدر ہے، سعودیہ میں بھی اتوار (۲۲) کی رات لیلۃ القدر ہے۔ اس طرح بیک وقت لیلۃ القدر ایک ہی رات میں ہوتی ہے بعض ممالک میں طاق راتوں میں اور بعض مملک میں جفت راتوں میں۔

لیلۃ القدر کب؟:

اس سلسلے میں تفصیل ہے:

پہلی بات: تمام علماء کا اتفاق ہے کہ لیلۃ القدر کا ماہِ رمضان ہی میں واقعہ ہے، اور اس رات کی شرف، مقام ومنزلت کی وجہ سے اس رات کو لیلۃ القدر کہا جاتا ہے، یا اس وجہ سے کہ اس رات اللہ تعالی اپنے بندوں کے امور اور معاملات کو مقدر کرتے ہیں؛ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے: ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾[22]"

۲۰۔ صحيح البخاری : ۲۰۲۰
۲۱۔ مجموع الفتاوی لإبن تيمية : ۲۵/ ۲۸۴-۲۸۵
۲۲۔ سورة الدخان : ٤

اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔"(یعنی لیلۃ القدر میں)

دوسری بات: تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ لیلۃ القدر ماہ رمضان کے اخری عشرے میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق:" **التمسوها في العشر الأواخر"**[٢٣]

"شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔"

تیسری بات: بعض احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر طاق راتوں میں ہوتی ہے، اور کچھ احادیث ایسی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ لیلۃ القدر جفت راتوں میں ہوتی ہے۔ پس اگر مہینہ ۳۰ دن کا ہو تو لیلۃ القدر جفت راتوں میں ہوگی، اور اگر مہینہ ۲۹ دن کا ہو تو لیلۃ القدر طاق راتوں میں ہوگی۔[٢٤]

لیلۃ القدر کی علامات:

لیلۃ القدر کی بعض علامات احادیث مبارکہ میں بیان کی گئی ہیں لیکن یہ علامات لیلۃ القدر کی گزر جانے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" **--- وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَومِهَا بَيْضَاءَ لا شُعَاعَ لَهَا۔** "[٢٥]

"اس (لیلۃ القدر) کی نشانی یہ ہے کہ اس دن کی صبح سورج سفید اور بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے۔"

٢٣۔ صحيح البخارى: ٢٠٢١

٢٤۔ شرح كتاب الصيام من بلوغ المرام: للشيخ د. عبد المحسن بن محمد القاسم حفظه الله : مقرر اليوم السابع عشر: ٦-١٠

٢٥۔ صحيح مسلم: ٧٦٢

- علمائے حدیث نے احادیث کی روشنی میں شب قدر کی کچھ علامات ذکر کی ہیں، چند ایک حسب ذیل ہیں:

❖ شب قدر کی صبح کو سورج بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی وہ تھالی کی مانند ہوتا ہے۔[26]

❖ اس میں جب چاند طلوع ہوتا ہے تو بڑے تھال کے کنارے کی طرح معلوم ہوتا ہے۔[27]

❖ وہ رات بڑی معتدل ہوتی ہے، اس میں گرمی ہوتی ہے نہ سردی، اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔[28]

❖ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن ابی شیبہ کے حوالے سے لکھاہے:

"اس رات ہلکی ہلکی ہوا چلتی ہے اور بارش بھی ہوتی ہے، نیز اس رات شیاطین کو شہاب ثاقب نہیں مارے جاتے کیونکہ اس رات اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ شیاطین ان سے دبک جاتے ہیں۔"[29]

❖ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبری رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھاہے:

"اس رات ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ تمام درخت سجدہ ریز ہو جاتے ہیں"

اور امام بیہقی کے حوالے سے لکھاہے:

"اس رات نمکین پانی میٹھا ہو جاتا ہے لیکن ان روایات کی استنادی حیثیت انتہائی کمزور

٢٦۔ صحيح مسلم : ١٧٨٥

٢٧۔ صحيح مسلم : ٢٧٧٩

٢٨۔ صحيح ابن خزيمة : ٣/ ٣٣١

٢٩۔ فتح الباري: ٤/ ٣٣٠

ہے۔"[30]

لیلۃ القدر میں کوئی خاص دعا ثابت نہیں ہے!:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت مشہور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: " يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَدْعُو قَالَ تَقُولِينَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ "[31]

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو کیا دعا مانگوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہنا: [اللّهم إنك عفُوٌّ تحبُّ العفو فاعفُ عنِّي] "اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے، تو معاف کرنا پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔"

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، اس روایت کی سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن بریدہ کے درمیان انقطاع ہے، جیسا کہ اس روایت کے متن میں بھی اعتراض ہے، نیز بندے کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے عفو و درگزر کا سوال کرنا صرف لیلۃ القدر کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ ہر وقت ضروری ہے، اور یہ بات بھی گزر چکی ہے کہ بالضبط لیلۃ القدر کا علم خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا کہ یہ رات کب واقع ہوتی ہے۔[32]

پس لیلۃ القدر کے لیے کوئی خاص دعا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے، بلکہ انسان کو چاہیے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرے، کثرت سے تلاوت قرآن اور استغفار کرے، نیز دیگر اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرے۔ اس لیے کہ اس رات میں کیا جانے والا ایک نیک عمل

٣٠۔ هداية القاري شرح صحيح بخاري : شرح الحديث : ٢٠٢٣

٣١۔ سنن ابن ماجه : ٣٨٥٠، فيه انقطاع

٣٢۔ شرح كتاب الصيام من بلوغ المرام : للشيخ د. عبد المحسن بن محمد القاسم حفظه الله : مقرر اليوم الثامن عشر : ٣-٤

ایک ہزار مہینوں کے برابر ہے۔!

مثلاً: اگر کوئی شخص لیلۃ القدر میں ایک مرتبہ استغفر اللہ پڑھے تو یہ گویا کہ ۸۳ سال اور ۴ مہینے استغفر اللہ پڑھنے کے برابر ہے۔

یہ اس رات کی فضیلت کی وجہ سے ہے کہ اس رات میں فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، بلکہ جبرائیل علیہ السلام بھی نازل ہوتے ہیں، اور یہ رات خیر اور برکات سے بھری ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "سلام" [۳۳] "یعنی یہ رات ہر قسم کے شر اور آفات سے صحیح سالم ہوتی ہے، بلکہ خیر اور برکات سے بھری ہوتی ہے۔" [۳۴]

خلاصہ:

لیلۃ القدر بے شمار خیر برکتوں والی رات ہے، یہ رات ماہِ رمضان کے آخری عشرے کی جفت یا طاق راتوں میں موجود ہے۔ اس رات میں کی جانے والی ہر عبادت، ہر عمل ۸۳ سال اور ۴ مہینے سے بھی افضل ہے، اس رات میں بندوں کے امور و معاملات مقدر کیے جاتے ہیں۔ اس لیے بندہ مؤمن کو چاہیئے کہ اس رات کو پانے کی خوب کوشش و محنت کرے، اور کثرت سے عبادات، استغفار اور دیگر نیک اعمال کا اہتمام کرے۔ اور یاد رکھیں کہ جو اس رات سے محروم رہا وہ واقعی ہر خیر سے محروم کر دیا گیا۔!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ

٣٣- سورة القدر : ٥

٣٤- شرح كتاب الصيام من زاد المستقنع : للشيخ عبد د. المحسن بن محمد القاسم حفظه الله : مقرر اليوم السادس عشر : ١٠

حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ "[۳۵]

"تمہارے پاس یہ مہینہ (رمضان) آگیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے افضل ہے۔ جو اس رات (کا ثواب حاصل کرنے) سے محروم رہا، وہ ہر بھلائی سے محروم ہے۔ اس کے خیر سے وہی محروم رہتا ہے جو واقعی محروم ہے۔"

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم تمام کو لیلۃ القدر کی قدر کو سمجھنے، اس رات کو پانے کے لیے خوب محنت اور کوشش کرنے، نیز اس رات کی فضائل و برکات سے خوب مستفید ہونے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین

از: عائشہ أمۃ النور بنت جمیل الدین

❁❁❁

۳۵۔ سنن ابن ماجه : ١٦٤٤، حكم الحديث : حسن صحيح